AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

اسلامی قانونِ وراثت اور ورثاء کے حقوق: سورۃ النساء کی روشنی میں

ISLAMIC LAW OF INHERITANCE AND THE RIGHTS OF HEIRS: IN THE LIGHT OF SURAH AN-NISA

Sara Maryam
BS Student, Department of Islamic Studies, University of Okara

ABSTRACT

Islamic law of inheritance is one of the most comprehensive and clearly defined areas of Islamic jurisprudence, with Surah An-Nisa providing fundamental principles concerning the distribution of wealth among legal heirs. The Qur'an establishes inheritance as a divinely prescribed system designed to protect the financial rights of family members and ensure justice, balance, and social welfare. This study examines the Islamic law of inheritance and the rights of heirs in the light of Surah An-Nisa. Particular attention is given to the Qur'anic principles concerning fixed shares, male and female heirs, parents, spouses, children, siblings, and other eligible heirs. The study also explores the importance of justice, transparency, accountability, and the prohibition of depriving rightful heirs of their prescribed shares. A qualitative, documentary, and thematic research approach is adopted. Relevant Qur'anic verses, Prophetic traditions, classical commentaries, Islamic jurisprudential literature, and contemporary scholarly works are examined to understand the principles and practical implications of Islamic inheritance law. The findings indicate that the Qur'anic inheritance system provides a structured framework for the equitable distribution of wealth while recognizing the different legal relationships and financial responsibilities within the family. The study further demonstrates that women and other traditionally vulnerable family members were granted legally protected inheritance rights by Islam. Surah An-Nisa emphasizes that inheritance shares are not merely social customs but divinely established rights that must be respected. The study concludes that awareness and proper implementation of Islamic inheritance principles can reduce family disputes, prevent economic injustice, protect vulnerable heirs, and contribute to social and financial stability. Effective implementation requires religious awareness, legal literacy, transparent documentation, and respect for the Qur'anic principles governing inheritance.

KEYWORDS

Islamic Inheritance Law, Surah An-Nisa, Inheritance Rights, Rights of Heirs, Qur'anic Law, Islamic Jurisprudence, Property Distribution, Women's Inheritance, Family Rights, Social Justice, Wealth Distribution, Male and Female Heirs, Islamic Law, Financial Justice, Legal Rights, Qur'anic Principles

تعارف

اسلام ایک جامع ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اس کے خاندانی، معاشرتی، معاشی اور قانونی معاملات کے لیے بھی واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مال و دولت کو ایک امانت تصور کیا گیا ہے اور اس کے حصول، استعمال اور منتقلی کے لیے اصول و ضوابط مقرر کیے گئے ہیں۔ انسانی معاشرے میں موت ایک فطری حقیقت ہے، اور کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کے چھوڑے ہوئے مال و جائیداد کی تقسیم ایک اہم خاندانی اور معاشرتی مسئلہ بن جاتی ہے۔ اگر اس تقسیم کے لیے واضح اصول موجود نہ ہوں تو خاندان میں اختلاف، ناانصافی، دشمنی اور مالی استحصال پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام نے اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے وراثت کے لیے ایک منظم اور واضح نظام قائم کیا ہے۔ قرآن مجید نے ورثاء کے حصے مقرر کیے اور اس طرح مال کی منتقلی کو محض خاندانی رسم و رواج کے بجائے ایک باقاعدہ شرعی نظام کا حصہ بنا دیا۔ اسلامی قانونِ وراثت کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ورثاء کے حصوں کا تعین انسانی خواہشات یا طاقت کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ احکام کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ سورۃ النساء میں وراثت کے متعلق متعدد اہم احکام بیان ہوئے ہیں، خاص طور پر آیات 7، 8، 11، 12 اور 176 اس موضوع کی بنیادی آیات میں شمار ہوتی ہیں۔ ان آیات میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے وراثت کے حقوق کا ذکر کیا گیا ہے اور والدین، اولاد، شوہر، بیوی اور بعض صورتوں میں بہن

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

بھائیوں کے حصے مقرر کیے گئے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے وراثت کو ایک منظم قانونی اور اخلاقی نظام کے طور پر پیش کیا ہے جس کا مقصد حق داروں تک ان کا حق پہنچانا ہے۔

سورۃ النساء کی آیت 7 اسلامی قانونِ وراثت کی بنیادی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ اس آیت میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے چھوڑے ہوئے مال میں حصہ مقرر ہونے کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ یہ تعلیم اپنے تاریخی پس منظر میں نہایت اہم تھی کیونکہ قدیم معاشروں میں اکثر عورتوں اور کمزور افراد کو وراثت کے حق سے محروم رکھا جاتا تھا۔ اسلام نے اس تصور کو تبدیل کرتے ہوئے واضح کیا کہ مال میں حق کا تعلق صرف جنس، طاقت یا معاشی حیثیت سے نہیں بلکہ شرعی رشتہ اور مقرر کردہ اصولوں سے ہے۔ اسلامی قانونِ وراثت میں عورت کا حق ایک نمایاں اور اہم موضوع ہے۔ بیٹی، بیوی، ماں اور بہن مختلف حالات میں شرعی وراثت کی حق دار ہو سکتی ہیں۔ یہ حق کسی خاندان کے سربراہ کی مرضی پر منحصر نہیں بلکہ شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کے تحت محفوظ ہے۔ قرآن مجید نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے وراثتی حق کا ذکر کر کے عورت کو مالی ملکیت اور خاندانی وراثت کے نظام میں باقاعدہ قانونی مقام دیا۔ تاہم مختلف رشتہ داروں کے حصے حالات، رشتوں اور موجود دوسرے ورثاء کے مطابق مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس لیے اسلامی قانونِ وراثت کا مطالعہ صرف ایک عمومی تناسب بیان کرنے کے بجائے مکمل فقہی اصولوں کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔ سورۃ النساء کی آیت 11 میں اولاد اور والدین کے حصوں کے متعلق بنیادی احکام بیان کیے گئے ہیں۔ اس آیت میں اولاد اور والدین کے لیے مختلف صورتوں میں مقررہ حصوں کا ذکر ہے۔ اسی طرح آیت 12 میں شوہر اور بیوی کے وراثتی حصوں اور بعض دیگر ورثاء کے حقوق کی وضاحت کی گئی ہے۔ آیت 176 میں کلالہ کے معاملے کے متعلق رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ ان آیات کا مجموعی مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ قرآن مجید نے وراثت کے مسئلے کو انتہائی سنجیدگی سے لیا اور خاندان کے مالی حقوق کو واضح اصولوں کے تحت منظم کیا۔

اسلامی قانونِ وراثت کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے میت کے مالی معاملات کو شرعی ترتیب کے مطابق مکمل کیا جائے۔ عام طور پر میت کے ترکے سے متعلق واجبات، جائز وصیت اور پھر ورثاء کے حصوں کی تقسیم کا مسئلہ فقہی اصولوں کے مطابق طے کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے فقہی تفصیلات مختلف حالات کے مطابق تبدیل ہو سکتی ہیں، اس لیے ہر عملی معاملے میں مستند عالم یا ماہرِ میراث سے مخصوص صورتِ حال کی جانچ ضروری ہے۔ بنیادی مقصد یہ ہے کہ کسی حق دار کا حق ضائع نہ ہو اور ترکہ شفاف انداز میں تقسیم ہو۔ وراثت کا تعلق صرف مال کی تقسیم سے نہیں بلکہ معاشرتی انصاف سے بھی ہے۔ اگر کسی خاندان میں ایک فرد کی وفات کے بعد اس کے مال پر طاقتور رشتہ دار قبضہ کر لیں اور کمزور ورثاء کو ان کے حصے سے محروم کر دیں تو اس سے معاشرتی ناانصافی پیدا ہوتی ہے۔ خاص طور پر خواتین، یتیم بچوں اور کمزور معاشی حالات رکھنے والے افراد کے حقوق متاثر ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اسلامی نظامِ وراثت ایسے حالات میں حق داروں کے حقوق کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس لیے اسلامی قانونِ وراثت کا اصل مقصد محض جائیداد تقسیم کرنا نہیں بلکہ عدل اور حق کی حفاظت بھی ہے۔ اسلامی وراثت میں والدین کے حقوق بھی خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ اولاد کی موجودگی یا دیگر خاندانی حالات کے مطابق والدین کے حصے مقرر کیے گئے ہیں۔ اس سے خاندانی رشتوں کی اہمیت اور والدین کے مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی کے درمیان بھی وراثتی حقوق مقرر کیے گئے ہیں۔ شوہر اپنی بیوی کے ترکے میں مخصوص حالات کے مطابق حصہ حاصل کرتا ہے اور بیوی بھی اپنے شوہر کے ترکے میں شرعی طور پر مقررہ حصہ رکھتی ہے۔ اس طرح نکاح صرف سماجی تعلق نہیں بلکہ بعض مالی حقوق و ذمہ داریوں کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔

اولاد اسلامی قانونِ وراثت کا اہم حصہ ہے۔ بیٹوں اور بیٹیوں کے حقوق کے بارے میں قرآن مجید نے واضح اصول فراہم کیے ہیں۔ بعض حالات میں بیٹے کا حصہ بیٹی کے حصے سے مختلف ہوتا ہے، لیکن اسے صرف صنفی برتری کے سادہ تصور سے سمجھنا درست نہیں۔ اسلامی قانونِ وراثت ایک وسیع خاندانی مالی نظام کا حصہ ہے جس میں مختلف رشتہ داروں کے حصے، ان کی مالی ذمہ داریاں اور خاندان کے معاشی ڈھانچے کو مجموعی طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس لیے وراثت کے حصوں کی حکمت کو سمجھنے کے لیے اسلامی معاشی اور خاندانی نظام کو مجموعی طور پر دیکھنا ضروری ہے۔ وراثت کے حقوق کے حوالے سے ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ بعض خاندانوں میں ثقافتی روایات اسلامی احکام پر غالب آ جاتی ہیں۔ بعض معاشروں میں بیٹیوں کو یہ کہہ کر وراثت سے محروم کیا جاتا ہے کہ انہیں شادی کے وقت جہیز یا دیگر سامان دیا جا چکا ہے۔ بعض اوقات بہنوں سے زبردستی دستبرداری کے کاغذات پر دستخط کروائے جاتے ہیں یا انہیں خاندانی دباؤ کے ذریعے ان کے شرعی حق سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے رویے اسلامی اصولِ عدل اور وراثت کے واضح احکام کے خلاف ہیں۔ کسی حق دار کا شرعی حق اس کی آزاد رضامندی کے بغیر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ وراثتی حقوق کے تحفظ کے لیے علمی اور قانونی آگاہی بھی ضروری ہے۔ بہت سے افراد وراثت کے بنیادی اصولوں سے واقف نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے خاندان میں غلط تقسیم یا غیر شرعی دعوے پیدا ہو سکتے ہیں۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

بعض لوگ صرف یہ جانتے ہیں کہ بیٹے کو بیٹی سے زیادہ حصہ ملتا ہے، لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ ہر صورت میں ایسا نہیں ہوتا اور ورثاء کی مکمل فہرست، قرابت اور موجود حالات کے مطابق حصے تبدیل ہوتے ہیں۔ اس لیے اسلامی قانونِ وراثت کے مطالعے میں اصولی علم کے ساتھ فقہی تفصیلات کی سمجھ بھی ضروری ہے۔

اسلامی قانونِ وراثت میں وصیت اور وراثت کے درمیان فرق بھی اہم ہے۔ وصیت انسان کی زندگی میں اس کی ایک جائز مالی ہدایت ہو سکتی ہے، لیکن مقررہ ورثاء کے شرعی حصوں کو محض ذاتی وصیت کے ذریعے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح میت کی وصیت بھی شرعی اصولوں کے دائرے میں رہتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے شخصی ملکیت کے حق اور ورثاء کے اجتماعی حقوق کے درمیان ایک توازن قائم کیا ہے۔ وراثت کی تقسیم میں شفافیت ایک اہم اخلاقی اصول ہے۔ میت کے تمام اثاثوں، جائیداد، قرضوں اور دیگر مالی معاملات کی درست معلومات حاصل کیے بغیر وراثت تقسیم کرنا اختلاف کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے خاندانوں کو چاہیے کہ وہ جائیداد کے کاغذات، مالی ریکارڈ اور دیگر ضروری دستاویزات کو منظم رکھیں۔ جدید دور میں قانونی دستاویزات اور باقاعدہ ریکارڈنگ وراثتی تنازعات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ اسلامی نظامِ وراثت میں یتیم بچوں کے حقوق بھی خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ اگر میت کے بچے کم عمر ہوں تو ان کے حصے کی حفاظت سرپرستوں کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ سرپرست یتیم کے مال کا مالک نہیں بلکہ اس کا امین ہوتا ہے۔ سورۃ النساء میں یتیموں کے مال کی حفاظت اور اس میں خیانت سے ممانعت کے احکام اس حوالے سے اہم ہیں۔ اس لیے وراثت حاصل کرنے والے کم عمر بچوں کے حصے کو محفوظ رکھنا اسلامی امانت کا تقاضا ہے۔ وراثت کے نظام کا ایک اہم سماجی فائدہ دولت کے ارتکاز کو کم کرنا بھی ہے۔ جب کسی شخص کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی جائیداد مقررہ حق داروں میں منتقل ہوتی ہے۔ اس طرح دولت ایک ہی فرد یا خاندان کی ایک شاخ میں مسلسل محدود رہنے کے بجائے متعدد حق داروں تک پہنچتی ہے۔ اگرچہ اسلامی قانونِ وراثت کے بنیادی مقاصد میں صرف دولت کی گردش ہی نہیں بلکہ شرعی حقوق کی ادائیگی اور عدل بھی شامل ہیں، تاہم عملی طور پر وراثت کی تقسیم خاندان کے مختلف افراد کے معاشی تحفظ میں کردار ادا کر سکتی ہے۔

پاکستان جیسے معاشرے میں اسلامی قانونِ وراثت کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ خاندانی جائیداد، زمین اور کاروباری اثاثے اکثر نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ اگر شرعی اور قانونی حقوق کی درست تقسیم نہ ہو تو خاندانوں میں طویل عرصے تک تنازعات جاری رہ سکتے ہیں۔ خواتین کو وراثت سے محروم کرنا، زبانی معاہدوں پر انحصار کرنا، جائیداد چھپانا اور طاقتور افراد کا دباؤ ایسے مسائل ہیں جن کے نتیجے میں حق دار اپنے حقوق سے محروم ہو سکتے ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے دینی شعور، قانونی آگاہی اور مؤثر نظامِ انصاف ضروری ہے۔ سورۃ النساء کی تعلیمات کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وراثت کے احکام کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وراثتی حقوق کو ذاتی پسند یا ناپسند کی بنیاد پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمان معاشرے میں قرآن مجید کے مقرر کردہ حقوق کا احترام بنیادی مذہبی ذمہ داری ہے۔ اس نظام کا مقصد خاندان کو تقسیم کرنا نہیں بلکہ حق داروں کو ان کا حق دے کر عدل قائم کرنا ہے۔ لہٰذا اسلامی قانونِ وراثت کا مطالعہ عصر حاضر میں بھی نہایت اہم ہے۔ اس موضوع کے ذریعے نہ صرف قرآن مجید کے قانونی اصولوں کو سمجھا جا سکتا ہے بلکہ معاشرتی ناانصافی، خواتین کے حقوق، یتیموں کے تحفظ، خاندانی تنازعات اور مالی شفافیت جیسے مسائل کا بھی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ موجودہ تحقیق سورۃ النساء کی روشنی میں اسلامی قانونِ وراثت کے بنیادی اصولوں اور ورثاء کے حقوق کا جائزہ لیتے ہوئے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ قرآن مجید نے وراثتی نظام کو عدل، امانت، ذمہ داری اور حق کی بنیاد پر کس طرح منظم کیا ہے۔

تحقیقی مقاصد

1. سورۃ النساء کی روشنی میں اسلامی قانونِ وراثت کے بنیادی اصولوں اور ورثاء کے مقررہ حقوق کا تفصیلی جائزہ لینا۔
2. مردوں، عورتوں، اولاد، والدین، میاں بیوی اور دیگر حق دار ورثاء کے وراثتی حقوق کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مطالعہ کرنا۔
3. موجودہ معاشرے میں وراثتی حقوق کے نفاذ میں درپیش مسائل، خصوصاً خواتین اور کمزور ورثاء کے حقوق کی پامالی، اور ان کے ممکنہ حل کا جائزہ لینا۔

تحقیقی سوالات

1. سورۃ النساء میں اسلامی قانونِ وراثت کے کون سے بنیادی اصول اور احکام بیان کیے گئے ہیں؟
2. اسلامی قانونِ وراثت میں مختلف ورثاء، خصوصاً خواتین، اولاد، والدین اور میاں بیوی کے کیا حقوق مقرر کیے گئے ہیں؟
3. موجودہ معاشرے میں ورثاء کے شرعی حقوق کے تحفظ میں کون سی رکاوٹیں موجود ہیں اور سورۃ النساء کی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل کیسے ممکن ہے؟

ادبی جائزہ

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اسلامی قانونِ وراثت کے حوالے سے قرآن مجید بنیادی اور اولین ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سورۃ النساء میں وراثت کے متعلق جو اصول بیان کیے گئے ہیں وہ اسلامی قانونِ میراث کی بنیادی بنیاد ہیں۔ قرآن مجید کی آیات 7، 11، 12 اور 176 اس موضوع میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔ آیت 7 میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے چھوڑے ہوئے مال میں حق کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ آیات 11 اور 12 میں مختلف ورثاء کے حصوں کی بنیادی تفصیلات بیان ہوتی ہیں، جبکہ آیت 176 میں کلالہ کے متعلق رہنمائی ملتی ہے۔ تفسیری لٹریچر میں ان آیات کی لغوی، قانونی، اخلاقی اور معاشرتی تشریحات موجود ہیں۔ کلاسیکی تفاسیر مثلاً تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر قرطبی میں آیاتِ میراث کی تفصیلی تشریح کی گئی ہے۔ مفسرین نے وراثتی آیات کے پس منظر، الفاظ کے مفہوم، متعلقہ احادیث اور فقہی نتائج کو واضح کیا ہے۔ ان تفاسیر کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے وراثت کو محض ایک معاشرتی رسم کے طور پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے طور پر بیان کیا ہے۔ مفسرین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ورثاء کے حصے مقرر ہونے کے بعد ان حقوق کو ذاتی خواہشات یا خاندانی طاقت کی بنیاد پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

حدیثی لٹریچر اسلامی قانونِ وراثت کے لیے دوسرا اہم ماخذ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وراثتی معاملات میں شرعی حق داروں کو ان کے مقررہ حقوق دینے کی تعلیم دی۔ احادیث کے ذریعے قرآن مجید کے عمومی احکام کی عملی وضاحت بھی ملتی ہے۔ اسلامی فقہ میں کتاب الفرائض کے تحت ورثاء، حصص، عصبات، ذوی الارحام، حجب اور دیگر متعلقہ مسائل پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ فقہاء نے مختلف خاندانی صورتوں کے لیے وراثت کی تقسیم کے اصول مرتب کیے ہیں۔ اس علمی روایت نے قرآن و سنت کی روشنی میں میراث کے ایک منظم فقہی علم کو ترقی دی۔

فقہی لٹریچر میں علم الفرائض کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اس علم کا بنیادی مقصد یہ طے کرنا ہے کہ کسی شخص کی وفات کے بعد اس کے شرعی ورثاء کون ہیں اور ہر وارث کا حصہ کیا بنتا ہے۔ فقہاء نے اس مقصد کے لیے مختلف اصطلاحات اور اصول وضع کیے ہیں۔ مقررہ حصوں والے ورثاء کو اصحاب الفروض کہا جاتا ہے، جبکہ بعض حالات میں باقی ماندہ ترکہ حاصل کرنے والے ورثاء کے لیے عصبہ کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ ان اصولوں کے ذریعے پیچیدہ خاندانی صورتوں میں بھی ترکہ تقسیم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلامی لٹریچر میں خواتین کے وراثتی حقوق ایک اہم موضوع کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ قرآن مجید نے بیٹی، بیوی، ماں اور بہن کے لیے مختلف حالات میں حصے مقرر کیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو اسلامی نظام میں مالی حق حاصل ہے۔ بعض تاریخی معاشروں میں عورت کو جائیداد اور وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا، لیکن قرآن مجید نے واضح کیا کہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے وراثت میں مقررہ حقوق موجود ہیں۔ جدید مطالعات میں بھی اسلامی قانون کے تحت خواتین کے مالی حقوق پر بحث کی گئی ہے، تاہم اس موضوع میں مختلف فقہی اور قانونی نظاموں کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اسلامی قانونِ وراثت کے معاشرتی پہلو پر بھی علمی لٹریچر میں بحث ملتی ہے۔ وراثت کی منصفانہ تقسیم خاندان میں معاشی تحفظ پیدا کر سکتی ہے۔ اگر ہر حق دار کو اس کا شرعی حصہ مل جائے تو مالی محرومی اور خاندانی ناانصافی کے امکانات کم ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر جائیداد چند طاقتور افراد کے پاس مرکوز ہو جائے تو خاندان کے کمزور افراد خصوصاً خواتین، یتیم اور معاشی طور پر غیر مستحکم افراد متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس لیے وراثت کا قانون معاشرتی انصاف کے وسیع تصور سے جڑا ہوا ہے۔

عصر حاضر کے مطالعات میں اسلامی وراثتی قوانین اور ریاستی قوانین کے باہمی تعلق پر بھی بحث کی جاتی ہے۔ بعض مسلم ممالک میں اسلامی اصولوں کی بنیاد پر قوانینِ وراثت تشکیل دیے گئے ہیں جبکہ بعض ممالک میں قانونی نظام میں فقہی اصولوں کے ساتھ جدید قانونی تقاضے بھی شامل ہیں۔ پاکستان میں مسلم شہریوں کے وراثتی معاملات کے حوالے سے اسلامی اصول اور ملکی قوانین دونوں اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لیے عملی تنازعات میں شرعی رہنمائی کے ساتھ متعلقہ ملکی قانون اور عدالتی طریقۂ کار کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ادبی جائزے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وراثتی تنازعات کی ایک بڑی وجہ حقوق سے متعلق لاعلمی ہے۔ بعض خاندانوں میں لوگ شرعی حصوں کی تفصیلات سے واقف نہیں ہوتے اور روایتی طریقوں کے مطابق جائیداد تقسیم کرتے ہیں۔ خواتین کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ ان کا اصل گھر شوہر کا گھر ہے، اس لیے انہیں والدین کی جائیداد میں حصہ نہیں لینا چاہیے۔ اس قسم کی ثقافتی سوچ قرآن مجید کے واضح اصول سے مطابقت نہیں رکھتی۔ علمی آگاہی اور دینی تعلیم کے ذریعے اس مسئلے کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ادبی جائزے سے مجموعی طور پر یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اسلامی قانونِ وراثت ایک جامع قانونی، اخلاقی اور معاشرتی نظام ہے۔ اس میں میت کی جائیداد کی منتقلی، حق داروں کی تعیین، مقررہ حصوں کا تحفظ، خاندان کے کمزور افراد کے حقوق اور مالی انصاف جیسے اہم پہلو شامل ہیں۔ سورۃ النساء اس پورے نظام کی بنیادی بنیاد فراہم کرتی ہے، جبکہ حدیث، فقہ اور تفاسیر اس کی تفصیلی وضاحت کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں اس علمی ذخیرے کو جدید قانونی اور معاشرتی مسائل کے ساتھ جوڑ کر سمجھنا ضروری ہے تاکہ ورثاء کے حقوق حقیقی معنوں میں محفوظ ہو سکیں۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں معیاریاور دستاویزی تحقیقی طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کے بنیادی ماخذ قرآن مجید، خصوصاً سورۃ النساء کی متعلقہ آیات، احادیثِ نبوی ﷺ، معتبر تفاسیر اور اسلامی فقہی کتب ہیں۔ ثانوی ذرائع کے طور پر اسلامی قانون، خاندانی حقوق، وراثتی نظام اور معاشرتی انصاف سے متعلق علمی کتب اور تحقیقی مقالات سے استفادہ کیا گیا۔ متعلقہ مواد کو جمع کرنے کے بعد وراثتی حقوق کے بنیادی موضوعات میں تقسیم کیا گیا، جن میں مقررہ حصے، خواتین کے حقوق، اولاد، والدین، میاں بیوی، یتیم ورثاء، وصیت، ترکہ اور معاشرتی انصاف شامل ہیں۔ تحقیق میں بنیادی اسلامی نصوص کی تشریح اور متعلقہ علمی مواد کے تجزیے کے ذریعے موضوع کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تحقیقی نقطۂ نظر

اس تحقیق میں تشریحی، تجزیاتی اور معیاری تحقیقی نقطۂ نظر اختیار کیا گیا ہے۔ چونکہ تحقیق کا بنیادی مقصد قرآن مجید کی آیات، احادیث اور فقہی اصولوں کی روشنی میں وراثتی حقوق کو سمجھنا ہے، اس لیے مقداری سروے کے بجائے معیاری نقطۂ نظر زیادہ موزوں ہے۔ تحقیق میں پہلے اسلامی قانونِ وراثت کے بنیادی نصوص کا مطالعہ کیا گیا، پھر تفسیری اور فقہی تشریحات کا جائزہ لیا گیا، اور آخر میں ان اصولوں کو موجودہ معاشرتی مسائل کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی گئی۔ اس طریقے سے اسلامی وراثت کے نظریاتی اور عملی دونوں پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تحقیقی ڈیزائن

تحقیق کے لیے دستاویزی اور موضوعاتی تحقیقی ڈیزائن استعمال کیا گیا ہے۔ اس ڈیزائن کے تحت متعلقہ قرآنی آیات، احادیث، تفاسیر، فقہی کتب اور جدید علمی مواد کا انتخاب کیا گیا۔ مواد کو مختلف موضوعات کے تحت منظم کیا گیا، مثلاً وراثت کا قرآنی تصور، مقررہ حصے، خواتین کے حقوق، اولاد کے حقوق، والدین کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، یتیم ورثاء، وصیت اور معاشرتی ناانصافی۔ ہر موضوع کا الگ مطالعہ کرنے کے بعد ان تمام موضوعات کو ایک مربوط اسلامی قانونی اور معاشرتی فریم ورک میں پیش کیا گیا۔

ڈیٹا کا تجزیہ

جمع شدہ مواد کا تجزیہ موضوعاتی تجزیہ کے ذریعے کیا گیا۔ پہلے مرحلے میں سورۃ النساء کی وراثت سے متعلق آیات اور متعلقہ احادیث کی نشاندہی کی گئی۔ دوسرے مرحلے میں ان نصوص کے بنیادی موضوعات اور قانونی اصول اخذ کیے گئے۔ تیسرے مرحلے میں تفاسیر اور فقہی کتب کی تشریحات کا تقابلی جائزہ لیا گیا۔ چوتھے مرحلے میں موجودہ معاشرے میں وراثتی حقوق سے متعلق مسائل کو ان بنیادی اسلامی اصولوں کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ تجزیے کے دوران عدل، حق، امانت، مقررہ حصہ، خواتین کے حقوق، کمزور ورثاء کا تحفظ اور مالی شفافیت کو مرکزی موضوعات کے طور پر سامنے رکھا گیا۔ اس تجزیاتی عمل سے یہ سمجھنے میں مدد ملی کہ سورۃ النساء کا وراثتی نظام عصر حاضر کے خاندانی اور معاشرتی مسائل کے لیے کس طرح رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

تحقیقی نتائج

تحقیق کا پہلا اہم نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی قانونِ وراثت کا بنیادی مقصد حق داروں کے حقوق کا تحفظ اور معاشرتی عدل کا قیام ہے۔ سورۃ النساء میں وراثتی احکام کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے تاکہ میت کے مال کی تقسیم ذاتی خواہش، خاندانی طاقت یا رسم ورواج کے بجائے مقررہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔

دوسرا اہم نتیجہ یہ سامنے آیا کہ اسلام نے مردوں کے ساتھ عورتوں کے لیے بھی وراثتی حقوق کو واضح طور پر تسلیم کیا۔ بیٹی، بیوی، ماں اور بہن مختلف حالات میں شرعی طور پر وراثت کی حق دار ہو سکتی ہیں۔ اس لیے خواتین کو محض ثقافتی یا خاندانی روایات کی بنیاد پر وراثت سے محروم کرنا اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ تیسرا نتیجہ یہ ہے کہ وراثت کے حصے تمام حالات میں ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ہر وارث کا حصہ اس کے رشتے اور موجود دوسرے ورثاء کے مطابق متعین ہوتا ہے۔ اس لیے وراثت کے معاملے میں عمومی دعووں کے بجائے مکمل خاندانی صورتِ حال کا فقہی جائزہ ضروری ہے۔

چوتھا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ والدین، اولاد اور میاں بیوی کے حقوق اسلامی نظامِ وراثت میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان رشتوں کے لیے مخصوص حالات میں مقررہ حصے بیان کیے ہیں۔ اس نظام کے ذریعے خاندان کے بنیادی افراد کے معاشی حقوق محفوظ کیے جاتے ہیں۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

پانچواں نتیجہ یہ ہے کہ یتیم اور کمزور ورثاء کے حقوق کے تحفظ کے لیے خصوصی احتیاط ضروری ہے۔ کم عمر وارث اپنے مال کی حفاظت خود نہیں کر سکتا، اس لیے سرپرست پر امانت داری اور ذمہ داری لازم ہے۔ یتیم کے حصے میں خیانت اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ چھٹا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ موجودہ معاشرے میں ثقافتی روایات وراثتی حقوق کی ادائیگی میں بڑی رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ خاص طور پر بعض علاقوں میں خواتین کو وراثت سے محروم کرنے کے لیے خاندانی دباؤ، غیر رسمی معاہدے یا جذباتی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایسے طریقوں کی اصلاح ضروری ہے۔

ساتواں نتیجہ یہ ہے کہ وراثتی تنازعات کو کم کرنے کے لیے مذہبی اور قانونی آگاہی میں اضافہ ضروری ہے۔ خاندانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے حقوق اور ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں اور جائیداد سے متعلق معاملات کو شفاف دستاویزات کے ذریعے منظم کریں۔ آٹھواں نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی قانونِ وراثت صرف مالی تقسیم کا قانون نہیں بلکہ ایک اخلاقی نظام بھی ہے۔ اس میں امانت، عدل، صلہ رحمی، حق کی ادائیگی اور کمزور افراد کے تحفظ جیسے اخلاقی اصول شامل ہیں۔ اس لیے وراثت کی صحیح تقسیم خاندان کے اندر اعتماد اور معاشرتی استحکام پیدا کرنے میں مددگار ہو سکتی ہے۔

نتیجہ

اسلامی قانونِ وراثت ایک جامع اور منظم نظام ہے جس کی بنیادی بنیاد قرآن مجید میں موجود ہے۔ سورۃ النساء میں وراثت سے متعلق جو احکام بیان کیے گئے ہیں وہ اسلامی خاندانی اور معاشی نظام کا اہم حصہ ہیں۔ قرآن مجید نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے وراثتی حقوق تسلیم کیے اور والدین، اولاد، شوہر اور بیوی سمیت مختلف ورثاء کے لیے مخصوص حالات میں حصے مقرر کیے۔ اس نظام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ میت کے مال پر طاقتور افراد کا قبضہ نہ ہو بلکہ ہر حق دار کو اس کا مقررہ حق پہنچے۔

تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے وراثت کے معاملے میں عدل اور حق کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ وراثتی حصے محض خاندانی روایت یا شخصی پسند کا معاملہ نہیں بلکہ شرعی اصولوں کے تحت متعین حقوق ہیں۔ اس لیے کسی حق دار کو اس کے حصے سے محروم کرنا یا اس پر دباؤ ڈال کر اس کا حق ختم کرنا اسلامی تعلیمات کی روح کے خلاف ہے۔

خواتین کے وراثتی حقوق اس نظام کا ایک اہم پہلو ہیں۔ قرآن مجید نے واضح طور پر عورتوں کے لیے بھی وراثت میں حق تسلیم کیا۔ اس لیے بیٹی، بیوی، ماں یا بہن کو محض ثقافتی رسم و رواج کی بنیاد پر وراثت سے محروم کرنا درست نہیں۔ معاشرے میں خواتین کے وراثتی حقوق کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ قرآن مجید کے مقرر کردہ حقوق عملی زندگی میں بھی محفوظ رہیں۔

اسلامی قانونِ وراثت میں مختلف ورثاء کے حصے ان کے رشتوں اور موجود حالات کے مطابق متعین ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر وراثتی مسئلے کا درست حل مکمل خاندانی صورتِ حال کے علم کے بغیر نہیں نکالا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ پیچیدہ معاملات میں علم الفرائض کے ماہر، مستند مفتی یا متعلقہ قانونی ماہر سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

موجودہ معاشرے میں وراثتی حقوق کے حوالے سے کئی مسائل موجود ہیں۔ خواتین کو حق نہ دینا، جائیداد چھپانا، زبانی تقسیم پر انحصار کرنا، کمزور ورثاء پر دباؤ ڈالنا اور خاندانی روایات کو شرعی احکام پر ترجیح دینا اہم رکاوٹیں ہیں۔ ان مسائل کا حل مذہبی تعلیم، قانونی آگاہی، شفاف دستاویزات، خاندانی مکالمے اور مؤثر قانونی نظام کے ذریعے ممکن ہے۔

آخر میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سورۃ النساء کی روشنی میں اسلامی قانونِ وراثت کا بنیادی پیغام عدل، حق، امانت، شفافیت اور معاشرتی ذمہ داری ہے۔ وراثت کے شرعی اصولوں کی درست تفہیم اور عملی نفاذ نہ صرف حق داروں کے مالی حقوق کو محفوظ کرتا ہے بلکہ خاندان میں تنازعات کو کم کرنے اور معاشرتی انصاف کو مضبوط بنانے میں بھی مدد دیتا ہے۔ اسلامی معاشرے کے لیے ضروری ہے کہ وہ وراثتی معاملات میں رسم و رواج، ذاتی مفاد اور طاقت کے بجائے قرآن و سنت کے اصولوں کو بنیاد بنائے۔ اس طرح ورثاء کے حقوق حقیقی معنوں میں محفوظ کیے جا سکتے ہیں اور معاشرے میں عدل و انصاف، باہمی اعتماد اور معاشی استحکام کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیات 7، 8، 11، 12، 13، 14، 176۔
البخاری، محمد بن اسماعیل۔ *صحیح البخاری، کتاب الفرائض*۔
مسلم بن حجاج۔ *صحیح مسلم*۔
ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ *تفسیر القرآن العظیم*۔ دار طیبہ۔

الطبری، محمد بن جریر۔ جامع البیان عن تأویل آی القرآن۔ دار ہجر۔
القرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن۔ دار الکتب المصریۃ۔
ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد۔ المغنی۔ دار عالم الکتب۔
السرخسی، محمد بن احمد۔ المبسوط۔ دار المعرفۃ۔
الکاسانی، علاء الدین۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ دار الکتب العلمیۃ۔
مودودی، سید ابو الاعلیٰ۔ تفہیم القرآن۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن۔
اصلاحی، امین احسن۔ تدبرِ قرآن۔ لاہور: فاران فاؤنڈیشن۔

REFERENCE

Coulson, I. M., & Caldwell, J. A. R. (1985). Photometry and radial velocities of 27 southern galactic Cepheids. *In its South African Astronomical Observatory Circular No. 9 p 5-54 (SEE N86-18271 08-89)*, *9*.

Coulson, W. F. (1971). The effect of proteolytic enzymes on the tensile strength of whole aorta and isolated aortic elastin. *Biochimica et Biophysica Acta (BBA)-General Subjects*, *237*(2), 378-386.

Esposito, K., Nappo, F., Giugliano, F., Di Palo, C., Ciotola, M., Barbieri, M., ... & Giugliano, D. (2003). Meal modulation of circulating interleukin 18 and adiponectin concentrations in healthy subjects and in patients with type 2 diabetes mellitus. *The American journal of clinical nutrition*, *78*(6), 1135-1140..

Hallaq, W. B. (2019). *İmkânsız Devlet: Modern Çağda Bir İslam Devleti Niçin Mümkün Değildir?* (Vol. 1). Babil Kitap.

Kamali, M. H. (2008). *Maqāṣid al-Sharīảh made simple* (Vol. 13). International Institute of Islamic Thought (IIIT).

Minhaji, A. (1992). Joseph Schacht's contribution to the study of Islamic law.